السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوران مطالعہ فوٹو کے جواز کے متعلق کچھ ضعیف و غریب روایات نظر سے گزریں کہ جن کے حوالے میں فی الوقت نہیں دے سکتا دوسرے یہ کہ علمائے حنابلہ نے تصویر کے جواز کا فتویٰ دیا تھا اسی طرح سعودی عرب کے علماء نے کرنسی نوٹوں پر تصویر کے جواز کی بنیاد کن دلائل پر رکھی ہے ؟ یہ سوال تو پراگندہ سا ہے مگر۔

درست راہنمائی تو آپ جیسے اہل نظر عبقری صلاحیتوں کے مالک شیوخ ہی کر سکتے ہیں ۔ ازراہ مہربانی یہ ارشاد فرمائیں ۔ فوٹو کے جواز کے بارے میں یہ روایات کہیں یکجا مل سکیں گی ۔ دوسرے یہ کہ اگر ذخیرہ احادیث میں ان کا کسی نہ کسی حدتک وجود بھی ملتا ہو اور موجودہ دنیا کا نظام بھی اسی "غیر شرعی "فتنے پر چل رہا ہو تو اس معلے میں اس حد شدت روا رکھنا کیونکر مناسب ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلامی شریعت میں بے شمار نصوص ایسی ہیں جو تصویر کشی کی حرمت پر دال ہیں چند ایک ملاحظ فرمائیں :

(کل مصورفی النار» (صحیح مسلم (5540) "ہر مصور جہنم رسیدہ ہوگا ۔ (بخاری مسلم » (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ کہ اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو میری طرح تخلیق کرنا چاہتا ہے ۔ (اگر ان میں طاقت ہے) تو ایک ذرہ پیدا (2) (کر کے دکھائیں یا ایک دانہ بنا کر دکھائیں یا ایک بال پیدا کر کے دکھائیں ۔ (بخاري كتاب اللباس (٥٩٥٢) (٧٥٥٩) مسلم كتاب اللباس والزينة باب تحريم التصوير (٥٥٤٣-٥٥٤٤) (بخاری و مسلم

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی اسے قیامت کے دن یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے حا (3) (لانکہ وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا ۔ (بخاري (٥٩٦٣) مسلم (٥٥٤١) (بخاری

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کی تصویر بنانا حرام ہے خواہ اس کا سایہ ہو یا نہ ہو ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ سے بنائی گئی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا تھا کہ وہ جس تصویر کو یا بت کو بھی (دیکھیں اسے مٹا ڈالیں ۔ (انظر الرقم المسلسل (280) (مسلم

(اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی دوبارہ ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کرے ۔ اس نے دین و شریعت کا انکار کیا جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے ۔ (فتح الباری 12/507 طبع حلبی

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا----:

(ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیامة ویقال لہم احیوا ما خلقتم» وقال «ان البيت الذي فيه الصورة لاتدخله الملائكة» (صحيح البخاري (٥٩٥٧) صحيح مسلم (٥٥٣٣-٥٥٣٥»

"یعني "اصحاب صور قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے اور ان کو کہا جائے گا ۔ جو کچھ تم نے بنایا اس کو زندہ کرو ۔ اور فرمایا : جس گھر میں تصویر ہو فرشتے داخل نہیں ہوتے ۔

کی تشریح کے ضمن میں فرماتے ہیں ۔ کہ اس سے معلوم ہوا کہ سب تصویریں حرام ہیں اور اس اعتبار سے قطعاً کوئی فرق نہیں کہ ان کا سایہ ہے یا نہیں وہ پینٹ سے بنائی گئی ہیں تراشی گئی ہیں یا کرید کر بنائی گئی ہیں یا بن کر بنائی (گئی ہیں ۔ (فتح الباری :11/513

آج کے دور میں کچھ فوٹو گرافی کی تصویروں کو جائز قرار دیتے ہیں لیکن ان کے پاس واضح کوئی دلیل نہیں ۔ شیخ مصطفیٰ جامعی نے ان کی تردید میں خوب لکھا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ فوٹو گرافی کی تصاویر جائز ہیں دوسری طرف علامہ نا صر الدین البانی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ تصویر جائز ہیں جس میں کوئی خاص فائدہ ہو یا جیسے کسی ناگزیر ضرورت کے لیے بنایا جائے چنانچہ فرماتے ہیں میں قارئین کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ ہم بڑے وثوق کے ساتھ ہر قسم کی تصویر کی حرمت کے قائل ہیں لیکن ہم اس تصویر کی ممانعت کے قائل نہیں جس میں فائدہ محققہ ہوا اس کے ساتھ نقصان کا کوئی پہلو ثابت نہ ہوا اور یہ فائدہ تصویر کے بغیر ممکن نہ ہو ۔ مثلاً : وہ تصویریں جن کی طب اور ڈاکٹری کے سلسلہ میں یا جغرافیہ میں یا مجرموں کی شناخت کے لیے ضرورت ہوتی ہے تاکہ انہیں پکڑا جاسکے یا لوگوں کو ان سے مطلع کیا جاسکے تو اس قسم کی تصویریں جائز ہوں گی بلکہ شاید بعض مخصوص اوقات میں واجب بھی ہوں اس کی دلیل دو درج ذیل حدیثیں ہیں ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری سہیلیوں کو میرے پاس لے آیا کرتے تھے تاکہ وہ میرے ساتھ کھیلیں ۔ (صحيح البخاري (1) (كتاب الادب باب الانبساط الى الناس (٦١٣-) صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة فضل عائشة (٦٢٨٧) (٦٦٨٨

اس حدیث کو(بخاری 10/423)(مسلم 7/125)(احمد 6/166۔ 233۔ 234)الفاظ بھی امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ہی کی روایت کے ہیں۔ اور (ابن سعد 8/66) نے روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے پاس گڑیاں تھیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو ان سے کپڑے کے ساتھ پردہ کرلیتے محدث ابو عوانہ اس کا سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اس لیے کرتے تاکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کھیل کو ختم نہ کریں۔

اس حدیث کو ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے (ابن سعد فی طبقات النساء ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (٦/٤٦) طب دار الفکر بیروت

اس حدیث سے یہ استدلال بھی کیا گیا ہے کہ بچوں کے سے لیے گڑیاں بنانا جائز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں کی بابت جو ممانت فرمائی ہے یہ صورت اس سے مستثنیٰ ہے قاضی عیاض نے بھی بڑے وثوق کے ساتھ یہ بیان فرمایا ہے اور اسے جمہور کا مذہب بتایا ہے بچوں کے لیے گڑیوں کی خرید و فروخت کو جائز قرار دیا ہے تاکہ انہیں بچپن ہی سے امور خانہ داری کی تربیت دی جاسکے۔ (٤٤٧/٧-٤٤٨) شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض

(2) حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کی صبح بستیوں (جو مدینہ منورہ کے گرد و پیش تھیں) کی طرف پیغام بھجوایا کہ جس نے روزہ نہ رکھا ہو وہ دن کا باقی حصہ بھی اسی حالت میں گزارے اور جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزے کو برقرار رکھے حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ہم ہمیشہ روزے رکھتے تھے اور چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور انہیں اپنے ساتھ مسجد میں بھی لے جایا کرتے تھے ہم بچوں کو روئی کی گڑیاں بنا کر دیا کرتے وہ انہیں اپنے ساتھ مسجد میں بھی لے جایا کرتے تھے جب کوئی بچہ کھانے کی وجہ سے روتا تو دل (بہلانے کے لیے) ہم اسے گڑیا دے دیتے۔ حتیٰ کہ افطار کا وقت ہوجاتا ایک روایت میں ہے کہ چھوٹے بچے جب ہم سے کھانا مانگتے تو ہم انہیں گڑیاں دے دیتے تاکہ وہ ان سے کھیلتے رہیں اور اپنے روزے کو پورا کرلیں۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب صوم یوم عاشوراء

اسے بخاری (4/163) نے روایت کیا ہے الفاظ بخاری ہی کے ہیں مسلم (3/102) نے بھی اسے روایت کیا ہے اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں کچھ زائد الفاظ بھی آئے ہیں یہ دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ تصویر اس وقت جائز ہے جب اس سے مصلحت یا تربیت کا کوئی پہلو وابستہ ہو جو تہذیب نفوس ثقافت یا تعلیم کے لیے مفید ہو لہٰذا ایسی تمام تصویریں جن میں اسلام یا مسلمان کا کوئی فائدہ ہو جائز ہوں گی البتہ مشائخ بزرگوں اور دوستوں کی تصویریں جن میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ کافروں اور بتوں کے پجاریوں سے مشابہت کا باعث بنتی ہیں حرام ہیں۔ (واللہ اعلم دعوۃ الی اللہ ص 7)

بعض دیگر روایات میں بھی جواز کے اشارے موجود ہیں لیکن وہ سب مخصوص حالات میں ہے عام نہیں۔ سعودی عرب کے علماء محققین نے علی الاطلاق فوٹو کے جواز کا فتویٰ قطعاً نہیں دیا بلکہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح وہ بھی مخصوص حالات میں جواز کے قائل ہیں چنانچہ ہیئت کبار علماء کی دائمی کمیٹی برائے بحث اور فتویٰ نے فتویٰ صادر کیا ہے کہ زندہ چیزوں کی فوٹولینی حرام ہے مگر جہاں کوئی انتہائی ضرورت ہو جس طرح کہ تابعیہ (رہائشی اجازت نامہ) پاسپورٹ اور فاسق وفاجر اور لیٹروں کی تصویریں ہیں تاکہ ان پر کڑی نگاہ رکھ کر جرائم پر قابو پایا جائے اس کے علاوہ اسی طرح کی تصویریں لینے کا جواز ہے جس کے بغیر چارہ کار نہیں (مجلۃ البحوث الاسلامیہ الریاض عدد 19۔ ص 138)

سعودی عرب کرنسی نوٹوں پر بھی طبع کرنے کی اجازت اہل علم نے ناگزیر ضرورت کے پیش نظر دی ہے عام حالات میں وہ بھی ممانعت کے قائل ہیں ہمارے شیخ محدث روپڑی ایک سوال۔ کے جواب میں فرماتے ہیں تصویر کا بنانا تو کسی صورت درست نہیں اور بنی ہوئی کا استعمال دو شرطوں سے درست ہے ایک یہ کہ مستقل نہ ہو کپڑے وغیرہ میں نقش ہو دوم نیچے رہے بلند نہ لٹکائی جائے پھر چند ایک احادیث سے اس نظریہ کا اثبات کیا ہے ملاحظہ ہو۔

(فتاویٰ اہل حدیث جلد سوم 345۔ 346)

واضح ہو کہ مسئلہ ہذا میں تہدید ووعید کی چونکہ کئی ایک روایات وارد ہیں جن کی صحت و حجیت میں ذرہ برابر شک وشبہ کی گنجائش نہیں لہٰذا مجھے تو اپنے ناقص علم کی حد تک واللہ اعلم۔ احتیاط اس میں نظر آتی ہے کہ بعض احادیث (سے اجازت کا پہلو جس انداز میں نکلتا ہے معاملہ صرف انہی صورتوں پر محصور رکھا جائے اور اس میں توسع سے احتراز کرتے ہوئے ظاہری نصوص سے تجاوز نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب وعلیم اتم

دوران تعلیم حضرت الشیخ محدث روپڑی نے بھی فرمایا تھا کہ گڑیا بنانے اور اس سے کھیلنے کی رخصت صرف بچوں کے لیے یہ اجازت عام نہیں۔ جناب والا فوٹو کی اجازت کی احادیث کو تلاش کرنے کی بجائے آپ کو ممانعت کی حدیثوں پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے جن کے کتب احادیث میں انبار لگے ہوئے ہیں۔ جب یہ بات مسلمہ ہے کہ احکام الہیٰ بدی ہیں تو پھر خود کو شریعت کے مطابق ڈھالنے کی سعی کرنی چاہیے فتنہ وفسادات کے زمانہ میں دین میں ترمیم کی سوچ خطرناک نظریہ ہے جس سے بچاؤ ہر صورت ضروری ہے اللہ رب العزت جملہ مسلمانوں کو دین حنیف پر استقامت کی توفیق بخشے آمین!

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص534

محدث فتویٰ